انڈیکس (Index)

نمبر شمار	مقالہ نگار	مقالے کا عنوان	موضوع
۱	ڈاکٹرعطش درانی	علمیات اور زبانوں میں تحقیق	یہ مقالہ اردو اور پاکستانی زبانوں کی تحقیق میں علمی فلسفہ یا علمیات کے ممکنہ استعمال سے متعلق ہے۔ ابھی تک وجودیات، علمیات اور طریقیات کے حوالے سے پاکستانی زبانوں میں اصول تحقیق کے جدید طریقہ کار اور اس کی مختلف اصطلاحات کے حوالے سے بات کی گئی ہے تاکہ ہمارے علمی اضافے میں نئی تکنیک اور واضح نتائج کی اہمیت معلوم ہوسکے۔
۲	ڈاکٹرعبدالعزیز ساحر	دبستانِ سیال شریف کا ملفوظاتی ادب: ایک تعارفی مطالعہ	اس مقالے میں سیال شریف کی خانقاہ سے وابستہ نایاب ملفوظات کا تعارف و جائزہ شامل ہے۔ ان ملفوظاتی کتب میں سیال شریف اور اس کے فیضِ نسبت سے آباد خانقاہوں میں تخلیق ہونے والے ادب کا تعارفی جائزہ مرتب کیا گیا ہے۔
۳	ڈاکٹر ناصرعباس نیر	اردو میں مغربی تنقید کی نصابی کتب	اردو میں مغربی تنقید کا ربط وضبط ثقافتی، نصابی اور دانش ورانہ سطحوں پر ہوا۔ اس اریخی ترتیب نے مغربی تنقید کے مخصوص متن اور اس کی خصوصی تعبیر کو اردو میں رائج کیا۔ بیسویں صدی کے شروع میں بھی مغربی تنقید سے نصابی ضرورت کے تحت اخذ وترجمہ کا سلسلہ جاری رہا۔ ہمارے نقادوں نے کہیں تو بغیر حوالہ براہ راست ترجمہ کرلیا اور کہیں حوالے دیدیے۔ اس مقالے میں اس سارے اخذ وترجمے کا جائزہ لیا گیا ہے۔
۴	ڈاکٹرسہیل عباس	اُردو نصاب: آزادی سے پہلے	مسلمانوں کی علمی خدمات سے کسی کو انکارنہیں انھوں نے جو علمی نظریات پیش کیے وہ جدید علوم کی بنیاد ہیں۔ زوالِ بغداد کے بعد مسلمانوں کی علمی دنیا میں جو زوال آیا اس میں مسلمان حکمرانوں کا بھی بڑا کردار ہے۔ اس مضمان میں مسلمانوں کی علمی خدمات کا جائزہ لیتے ہوئے برصغیر میں نو آبادیاتی دور کی اردو نصابی کتابوں کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔

۵	ڈاکٹر محمد ارشد اویسی	نفاذ اُردو کے لیے قانون سازی (1897ء-1997ء)	نفاذ اردو کے لئے مختلف اوقات میں پنجاب اسمبلی کے اراکین نے مسودات قانون پیش کئے۔ اس مقالے میں ایسے نو بلوں کی تفصیل شامل ہے جو اردو کے نفاذ کے لیے اسمبلی میں پیش ہوئے ان پر ہونے والی بحث اور دیگر مراحل کا ذکر تفصیل سے اس مقالے میں شامل ہے۔
۶	ڈاکٹر محمد اشرف کمال	اُردو شاعرات ۱۸۵۷ء سے پہلے: ایک نسوانی تاریخ	ابتداء ہی سے مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین شعرا بھی اپنی پہچان کراتی رہی ہیں۔ اردو میں بھی یہ روایت قائم رہی ہے۔ اس مقالے میں ۱۸۵۷ء سے پہلے کی اردو شاعرات کا تذکرہ کرتے ہوئے شاعرات کی نسوانی تاریخ مرتب کی گئی ہے۔
۷	ڈاکٹر رابعہ سرفراز	جمالیات کیا ہے؟	جمالیات ادب و فلسفہ دونوں سے متعلق اس مقالے میں جمالیات کے تعارف اور مختلف فلاسفروں کے نقطہ ہائے نظر کو بیان کیا گیا ہے۔
۸	سید کامران عباس کاظمی	اردو میں مضمون نگاری کی روایت	اردو میں مضمون نگاری کا آغاز انگریزی ارات سے ہوا۔ سرسید عہد سے آج تک مضمون ایک اہم ادبی صنف ہے۔ اس مقالے میں انگریزی زبان میں مضمون کے آغاز و ارتقاء کے مختصر ذکر کے ساتھ ساتھ اردو میں مضمون نگاری کی روایت کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔
۹	ڈاکٹر تبسم کاشمیری	منٹو کی وجودی اخلاقیات	منٹو اردو افسانے کا اہم نام ہے وہ اپنے عہد کی فکری و ذہنی تحریکوں سے باخبر تھے۔ موضوعات کے ساتھ ساتھ ان کے یہاں فنی تنوع بھی موجود ہے۔ منٹو کے افسانوں کی ایک بلند جہت انسان کی تلاش ہے۔ اس مقالے میں انسان کی دریافت کے مرحلے کو وجودی اخلاقیات کے حوالے سے جاننے کی کوشش کی گئی ہے۔
۱۰	ڈاکٹر قاضی عابد/ ڈاکٹر محمد افضال بٹ	ادب اور بقائے باہمی: تین کہانی کار (کرشن چندر، قرۃ العین حیدر، انتظار حسین)	اس مقالے میں اردو افسانے میں بقائے باہمی کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مقالہ نگار نے اردو کے تین اہم افسانہ نگاروں کرشن چندر، قرۃ العین حیدر اور انتظار حسین کے افسانوں میں ایسے پہلوؤں کو تلاش کیا ہے جو بقائے باہمی کے حوالے سے اہم ہیں۔

۱۱	ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد	"ایک پہاڑ اور گلہری" کا غیر مطبوعہ منظوم پنجابی ترجمہ از صوفی تبسم	اپنے ابتدائی دور میں علامہ اقبال نے کچھ انگریزی نظموں کے تراجم کیے تھے۔ ان میں ایک نظم " ایک پہاڑ اور گلہری" بھی تھی۔ اس نظم کو صوفی تبسم نے پنجابی میں ڈھالا لیکن یہ ترجمہ منظر عام پر نہ آسکا۔ اس مقالے میں پہلی بار یہ ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔
۱۲	میمونہ سبحانی	نظیر اکبر آبادی کی شاعری میں تہذیب و ثقافت کی عکاسی	نظیر اکبر آبادی ایک اہم شاعر ہیں جنھوں نے اپنی نظموں میں ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی عکاسی کی ہے۔ اس مقالے میں ان کی مختلف نظموں میں اس عکاسی کا جائزہ لیا گیا ہے۔
۱۳	ڈاکٹر محمد افضال بٹ	دبستانِ تحقیق لاہور کا روشن ستارہ حافظ محمود شیرانی	اس مقالے میں حافظ محمود شیرانی کے حوالے سے ان کے کام کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اردو زبان و ادب کے حلقوں میں ان کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ انہوں نے اردو زبان و ادب میں دبستانِ تحقیق لاہور میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے ان کا یہ کام آج بھی تحقیق میں اہم مقام رکھتا ہے۔